حج کے فضائل

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا
سنتوں بھرا بیان

(اسلامی بہنوں کے لیے)

24-Aug-2017

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّابَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللہ

دُرُود شریف کی فضیلت

حُضورِ اَکرم، نُورِ مجسّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کافرمانِ عالیشان ہے: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر 10 رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر 10 مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر 100 رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر 100 مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نِفاق اور جہنم کی آگ سے آزاد ہے اور اُسے بروزِ قِیامت شُہدا کے ساتھ رکھے گا۔ (مُعْجَم اَوسَط، من اسم محمد، ۵/۲۵۲ حدیث: ۷۲۳۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! حُصولِ ثواب کی خاطِر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" "مُسلمان کی نِیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔"[1]

دومَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

1... معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

www.dawateislami.net

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کیئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گی۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلمِ دِین کی تَعظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسروں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ دوران بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچونگی، نہ بیان کی ریکارڈنگ کرونگی نہ اور کسی قسم کی آواز (کہ اسکی اجازت نہیں) ❀ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصافَحہ اور اِنفِرادی کوشش کروں گی۔ جو کچھ سنو گی اسے سن کر سمجھ کر اس پہ عمل کرنے، بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی،

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

20 بار پیدل سفرِ حج

راکبِ دَوشِ مُصطَفٰے، سَیِّدُ الْاَسْخِیاء سیِّدُنا امام حسن مُجتَبٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ایک مرتبہ فرمایا: میں اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ سے حیا کرتا ہوں کہ اُس سے اس حال میں ملاقات کروں کہ اس کے پاک گھر (یعنی کعبۂ مُشرَّفہ) تک کبھی پیدل (On foot) چل کر نہیں آیا۔ چنانچہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ 20 بار مدینۂ منوَّرہ سے مکۂ مکرمہ حج کیلئے پیدل آئے۔ (مستطرف، الباب الاول، الفصل الخامس فی الحج وفضلہ ۱/۲۴)۔ امام حسن مجتبٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو دیکھا گیا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے خانۂ کعبہ کا طواف کیا پھر مقامِ ابراہیم پر حاضر ہو کر 2 رَکعت نَماز (واجبُ الطّواف) ادا کی، پھر اپنا رخسارِ مبارک مقامِ ابراہیم پر رکھ دیا اور زار و قِطار روتے ہوئے اِس طرح مُناجات کی: (اے میرے ربِّ قدیر عَزَّوَجَلَّ!) تیرا

حقیر بندہ تیرے دروازے پر حاضِر ہے، تیرا بِھکاری تیرے دروازے پر حاضِر ہے، تیرا مسکین بندہ تیرے دروازے پر حاضِر ہے، انہی الفاظ کو بار بار دُہراتے اور روتے رہے، پھر جب آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ واپس جانے لگے تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا گزر چند مسکینوں کے پاس سے ہوا جو بیٹھے (صَدقے کی) روٹیوں کے ٹکڑے کھا رہے تھے، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ان کو سلام کیا تو انہوں نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو کھانے کی دعوت پیش کی، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ (ان کی دلجوئی کی خاطر) اُن کے ساتھ بیٹھ گئے اور فرمایا: اگر یہ ٹکڑے (Pieces) صدقے کے نہ ہوتے تو میں آپ حضرات کے ساتھ کھانے میں ضَرور شرکت کرتا، پھر فرمایا: کھڑے ہو کر میرے ساتھ میرے گھر چلیے۔ چنانچہ مساکین آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ساتھ چل دیئے، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے انہیں کھانا کھلایا، لباس پہنایا اور خادمین کو حکم دیا کہ انہیں دراہم بھی پیش کئے جائیں۔ (مستطرف، الباب الاول، الفصل الخامس فی الحج وفضلہ، ۱/۲۳)

حَسَنِ مُجتبیٰ سَیِّدُ الاَسْخِیا
راکِبِ دوشِ عزّت پہ لاکھوں سلام

(حدائقِ بخشش، ص۳۰۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! دیکھا آپ نے کہ حضرت سَیِّدُنا امام حسن مجتبیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے 20 مرتبہ حج کیلئے پیدل سفر فرمایا اور مکّہ مکرمہ میں عاجزی و انکساری کے پیکر بن کر بارگاہِ الٰہی میں زاروقطار روتے ہوئے اپنے لئے دعائیں بھی مانگیں، معلوم ہوا جب کسی کو حرمینِ طیبین کے سفر کی سعادت نصیب ہو تو مُناسِب بھی یہی ہے کہ انتہائی عاجزی وانکساری اور احترام کے ساتھ حاضری کی سعادت پائے۔ حرمینِ طیّبین کے سفر سعادت کی تمنّا ہر عاشق کے دل میں ہوتی ہے اور ہونی بھی چاہیے بعض خُوش نصیبوں کی مُرادیں بَر آتی ہیں اور وہ بیتُ اللہ شریف کی زِیارت اور مَناسکِ حج کی

www.dawateislami.net

اَدائیگی کی پُرکَیف بہاروں سے مُسْتَفِیض ہوتے ہیں اور بعض عاشقانِ رسول ہر وقت حرمین شریفین کی حاضری کیلئے بے چین رہتے ہیں، ان کی دلی تمنا ہوتی ہے کہ بس کسی طرح اس مقدّس سفر کی سعادت نصیب ہو جائے۔ ہمیں بھی چاہیے کہ ہم اپنے دل میں عشقِ مُصْطَفٰے کی شمع جلائے رکھیں، حج وزیارتِ مدینۂ منورہ کے شوق (Desire) کو دل میں بسائے رکھیں اور سرکارِ مکۂ مکرمہ، سردارِ مدینۂ منوّرہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی نظرِ کرم کی اُمید لگائیں تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کبھی نہ کبھی ہم گناہگاروں پر بھی نظرِ عنایت ہو گی اور ایک دن ہم بھی جانبِ حرمین روانہ ہوں گے۔

بڑا حج پہ آنے کو جی چاہتا ہے
بُلاوا اب آئیگا کب یاالٰہی
میں مکّے میں آؤں مدینے میں آؤں
بنا کوئی ایسا سبب یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۰۷)

یاد رکھئے! کعبۂ مُعظّمہ اور گنبدِ خضرا کی زِیارت کیلئے جانا، حَج ہو یا عُمرہ، الغرض کسی بھی اچھی نِیَّت سے سُوئے حَرَم قدم بڑھانا یقیناً اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بہت بڑی نعمت اور بڑے نصیب کی بات ہے، یہ ایسا مبارک سفر ہے کہ جس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاص رحمتوں کا نزول ہوتا ہے، قدم قدم پر نیکیوں کی سعادت ملتی ہے، جب یہ خوش نصیب مسافر اپنی منزلِ مقصود پر پہنچتا ہے تو گویا اس کے مُقدّر کا ستارہ اپنے عُروج (بلندی) پر ہوتا ہے۔ زَہے نصیب! ان مبارک لمحات میں ان مقدّس مقامات پر ہی دَم نکل جائے اور وہی پر مدفن نصیب ہو جائے تو اس سے بڑھ کر ایک عاشق کیلئے اور کیا اِنعام ہو سکتا ہے اور اگر واپس ہی آنا پڑ جائے تو زہے نصیب! دوبارہ جانے کا تصور کرے کہ یہ بھی عاشقانِ رسول کے ذوق کی تسکین کا باعث ہوتا ہے۔ الغرض! اس مبارک سفر (Journey) کے بڑے فوائد ہیں۔ آیئے! اس

بارے میں 3 فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سُنتے ہیں۔ چنانچہ

1. ارشاد فرمایا: یہ گھر (یعنی بیتُ اللہ) اسلام کے ستونوں میں سے ایک سُتُون ہے، تو جس نے بیتُ اللہ کا حج کیا یا عُمرہ کیا تو وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِمّۂ کرم پر ہے لہٰذا اگر وہ مر گیا تو اللہ تعالیٰ اُسے داخلِ جنَّت فرمائے گا اور اگر وہ (سلامتی کیساتھ) اپنے گھر کی طرف لوٹ آیا تو اجر و غنیمت کے ساتھ لوٹے گا۔ (معجم اوسط، من اسمہ مقدام، ۶/۳۵۲، حدیث: ۹۰۳۳)
2. ارشاد فرمایا: جو حاجی، غازی یا عُمرہ کرنے والا ہو کر نکلا پھر راستے میں ہی فوت ہو گیا، تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے بھی قیامت تک غازی، حاجی اور عُمرہ کرنے والے کا ثواب لکھ دیتا ہے۔ (شعب الایمان، باب فی المناسک، فضل الحج والعمرۃ، ۳/۴۷۴، حدیث: ۴۱۰۰)
3. ارشاد فرمایا: جو اس راہ میں حج یا عمرے کیلئے نکلا اور مر گیا اُس کی پیشی نہ ہو گی، نہ ہی حساب ہو گا اور اس سے کہا جائے گا کہ "جنَّت میں داخل ہو جا"۔ (معجم اوسط، من اسمہ محمد، باب المیم، ۴/۱۱۱، حدیث: ۵۳۸۸)

طیبہ میں مَر کے ٹھنڈے چلے جاؤ آنکھیں بند
سیدھی سڑک یہ شہر شَفاعت نگر کی ہے
زِندہ رہیں تو حاضرِیِ بارگہ نصیب
مَر جائیں تو حیاتِ اَبَد عیش گھر کی ہے

(حدائقِ بخشش، ص ۲۲۲،۲۲۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حج کے فضائل

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! حج ارکانِ اِسلام میں سے ایک بنیادی رُکن اور اَہم عِبادت ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ

www.dawateislami.net

نے صاحبِ استطاعت لوگوں پر اسے فرض فرمایا ہے، جو فرض ہونے کے باوجود اس کی ادائیگی میں کوتاہی (Negligence) کرے سخت گنہگار اور جہنّم کا حقدار ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ پارہ 4 سُورۂ اٰلِ عمران آیت نمبر 97 میں ارشاد فرماتا ہے:

وَ لِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْهِ سَبِیْلًاؕ وَ مَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ (۹۷) (پ ۴، اٰلِ عمران: ۹۷)

ترجمۂ کنز الایمان: اور اللہ کے لئے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا ہے جو اس تک چل سکے اور جو منکر ہو تو اللہ سارے جہان سے بے پرواہ ہے۔

اَلْحَمْدُلِلّٰه عَزَّوَجَلَّ ہر سال لاکھوں مُسلمان اِس فَرِیضے کی ادائیگی کیلئے ایک جیسا لباس پہن کر سَر زمینِ حَرَم پر اِکٹھے ہوتے ہیں، یہ لمحہ حاجیوں کیلئے کسی نعمتِ عظمیٰ سے کم نہیں ہوتا کیونکہ ربّ عَزَّوَجَلّ ان خُوش نصیبوں پر خُصُوصی کرم نوازیاں فرماتا اوراِن کو حج کے بدلے ایسے عظیمُ الشّان انعامات سے نوازتا ہے جن کے مُتعلِّق سُن کر مُسلمانوں کے دلوں میں بھی ان مُقدّس مقامات کی زِیارت کا ذوق و شوق مزید مچلنے لگتا ہے، آیئے! حج کے فَضائل اور حاجیوں کو ملنے والے اِنعاماتِ باری تعالیٰ کے مُتعلِّق 4 فَرامینِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سُنتے ہیں، چنانچہ

1. ارشاد فرمایا: حاجی اپنے گھر والوں میں سے 400 (مُسلمانوں) کی شَفاعت کرے گا اور گناہوں سے ایسا نِکل جائے گا جیسے اُس دن کہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا۔ (کنزالعمال ، حرف الحاء، کتاب الحج والعمرة، الفصل الاول فی فضائل الحج، الجزء: ۵، ۳/۷، حدیث: ۱۱۸۳۷)
2. ارشاد فرمایا: حج کیا کرو! کیونکہ حج گُناہوں کو اِس طرح دھو دیتا ہے جیسے پانی میل کو دھو دیتا ہے۔ (معجم اوسط، من اسمه القاسم، ۳/۴۱۶، حدیث: ۴۹۹۷)
3. ارشاد فرمایا: جب تم کسی حاجی سے مُلاقات کرو تو اُس سے سلَام و مُصَافَحہ کرو اور اس سے کہو کہ وہ اپنے گھر میں داخل ہونے سے پہلے تمہارے لیے مغفرت کی دعا کرے کیونکہ اُس کی مغفرت ہو چکی ہے۔

(مشکاۃ المصابیح، کتاب المناسک، الفصل الثالث، ۱/۴۷۲، حدیث:۲۵۳۸)

4. ارشاد فرمایا: جو حج کے اِرادے سے نکلا، پھر مر گیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کے لئے قیامت تک حج کرنے والے کا ثَواب لکھ دے گا اور جو عُمرے کے اِرادے سے نکلا، پھر مر گیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کیلئے قیامت تک عُمرہ کرنے والے کا ثواب لکھ دے گا۔ (مسند ابی یعلیٰ، مسند ابی ھریرۃ، ۵/۴۴۱، حدیث:۶۳۲۷)

حضورِ کعبہ حاضر ہیں حرم کی خاک پر سر ہے
بڑی سرکار میں پہنچے مُقدَّر یاوَری پر ہے
نہ ہم آنے کے لائق تھے نہ قابل مُنہ دکھانے کے
مگر ان کا کرم ذرہ نواز و بندہ پَرْوَر ہے
خبر کیا ہے بھکاری کیا کیا نعمتیں پائیں
یہ اُونچا گھر ہے اس کی بھیک اندازہ سے باہر ہے

(ذوق نعت، ص ۳۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! سُنا آپ نے! ربّ عَزَّوَجَلَّ حاجیوں پر کیسی کیسی کرم نوازیاں فرماتا ہے کہ ان کے تمام گناہوں کو معاف فرماتا ہے، ان کو مغفرت کا پروانہ عطا فرماتا ہے اور حاجی کی دعا کی برکت سے لوگوں کی بخشش و مغفرت کی قوی امید ہوتی ہے اور جو حج کے ارادے سے نکلا اور راستے میں مر جائے تو اس کیلئے قیامت تک حج کا ثواب بھی لکھا جاتا ہے۔ یاد رکھئے! مَکّۂ مُکَرَّمہ و مدینۂ مُنوَّرہ کی حاضری ایسا اَنمول موقع ہے کہ یہ نصیب والوں کو ہی ملتا ہے، کتنے ہی مالدار لوگ دن رات لندن و پیرس کے سُہانے سپنے دیکھتے ہیں اور بعض تو ان ممالک کی سیر و سیاحت سے لُطف اندوز بھی ہو جاتے ہیں مگر استطاعت (Ability) کے باوجود حج جیسے اَہم فریضے اور روضۂ رسول کی حاضری کی سعادت سے

www.dawateislami.net

محروم رہتے ہیں مگر کئی عاشقانِ مکہ ومدینہ انتہائی غریب ہونے کے باوجود سچی تڑپ اور اخلاص واستقامت کے ساتھ دعائیں کرتے ہیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کی دعائیں قبول فرما کر انہیں حج وزیارتِ مدینہ کی حاضری کا شرف عطا فرماتا ہے۔

دعا جو نکلی تھی دل سے آخر پلٹ کے مقبول ہو کے آئی
وہ جذبہ جس میں تڑپ تھی سچی وہ جذبہ آخر کو کام آیا

جس خوش نصیب کو یہ سعادت نصیب ہو وہ اپنی خُوش بَختی پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرے اور اس سفر کے دوران اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت پر نظر رکھتے ہوئے اپنے گُناہوں کو یاد کرے اور اس مُبارک سفر کو دُنیا کے دیگر سفروں کی طرح محض سیر و تفریح (Entertainment) سمجھ کر اس کے مُبارک لمحات کو فُضولیات میں برباد نہ کرے اور حُدودِ حرم میں پہنچ کر ہر وقت عبادت و تلاوت اور نیک اعمال کی کثرت میں اپنا وقت بسر کرے کیونکہ مکہ مکرمہ میں ایک نیکی کا ثواب ایک لاکھ نیکیوں کے برابر ملتا ہے، چنانچہ

حضرت سیِّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے منقول ہے کہ "مکہ مُکرمہ میں ایک دن کا روزہ ایک لاکھ روزوں کے برابر ہے۔ ایک درہم صدقہ کرنا ایک لاکھ درہم کے برابر ہے۔ اسی طرح ہر نیکی ایک لاکھ نیکیوں کے برابر ہے۔" (احیاء العلوم، ۱/۳۴۷ ملخصًا)

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! سنا آپ نے کہ مکہ مُکرمہ کی ایک نیکی ایک لاکھ نیکیوں کے برابر ہے یقیناً یہ بات قابلِ مسرت ہے مگر یہ بھی ذہن نشین رکھئے کہ وہاں کا ایک گناہ بھی ایک لاکھ گناہوں کے برابر ہے لہٰذا جس خوش نصیب کو مقاماتِ مقدسہ کی حاضری کی سعادت نصیب ہو تو اسے احتیاط، احتیاط اور سخت احتیاط کی ضرورت ہے کہ جانے انجانے میں کوئی گناہ سرزد نہ ہو جائے۔ افسوس صد افسوس! بعض نادان ان مُقدس مقامات (Places) کے آداب کو بالائے طاق رکھتے ہوئے بِلا تکلُّف گناہوں کا اِرتکاب کرتے نظر آتے ہیں اور بدنِگاہی، جھوٹ، غیبت، چغلی، وعدہ خِلافی، بِلا وجہِ شَرعی

مسلمان کی دِل آزاری وغیرہ گناہوں سے باز نہیں آتے، آہ! حَرَمِ پاک میں اگر صِرف ایک بار جھوٹ بولا، بِلا اجازتِ شَرعی کسی ایک فرد کی دِل آزاری کرڈالی، ایک مرتبہ غیبت یا چُغلی کا اِرتکاب کیا تو کسی اور مقام پر گویا ایک ایک لاکھ بار یہ گناہ صادِر ہوئے الامان والحفیظ۔ خدارا! ہوش میں آیئے اور دورانِ حج خوب نیکیاں کرکے اپنے حج کی قبولیت کیلئے دعائیں کیجئے اور فضول کاموں سے بچنے کی بھرپور مَشق اور کوشش کیجئے۔ بعض افراد جنھیں ہر وقت موبائل فون استعمال (Use) کرنے کا مرض لاحق ہوتا ہے وہ وہاں بھی اس کے استعمال سے اجتناب نہیں کرتے اور سوشل میڈیا کے ذریعے اپنے چاہنے والوں کو پل پل کے حالات سے باخبر رکھتے ہیں۔

حج و عمرہ اور سیلفی

شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مَوْلانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے **"سیلفی کے 30 عبرت ناک واقعات" صفحہ 17 پر فرماتے ہیں:** سفر حج و عمرہ کے دوران بھی سیلفی (Selfie) کے شائقین اپنا شوق پورا کرتے پائے جاتے ہیں، انہیں جہاں کوئی منظر اچھّا لگتا ہے جھٹ سیلفی بناتے اور سوشل میڈیا کے ذریعے اس کی تشہیر کردیتے ہیں۔ حجرِ اَسْوَد کو بوسہ دیتے وقت، سَعی اور طواف کے دوران بھی سیلفیز بنائی جاتی ہیں ، جس سے طواف و سعی کرنے والوں کی رَوانی میں فرق آتا ہے، لوگ ایک دوسرے پر گر پڑتے ہیں یا پھر ٹکرا جاتے ہیں جس سے انہیں پریشانی ہوتی ہے ، خود سیلفی بنانے والوں کا ذوقِ عبادت متاثّر ہوتا ہے، سنہری جالیوں کے پاس مُواجَہہ شریف کے سامنے حاضری کے وقت بھی سیلفی بنانے والے پائے جاتے ہیں اس مقصد کے لئے بعض بے باک اپنی پیٹھ مُواجَہہ شریف کی طرف کرلیتے ہیں۔ اے کاش! ہمارا یہ ذہن بن جائے کہ سفر حَرَمَینِ طَیِّبَین سیلفی بنانے کے لئے نہیں ثواب کمانے کے لئے ہوتا ہے۔

حرم کی زمیں اور قدم رکھ کے چلنا
ارے سر کا موقع ہے او جانے والے

(حدائق بخشش، ص۱۵۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! جن خُوش نصیبوں کو حج و عمرہ کی سعادت حاصل ہو اُنہیں چاہئے کہ مقدس مقامات پر حاضری کے آداب کو ملحوظِ خاطر رکھیں، فضول گفتگو اور موبائل فون کے بے جا استعمال سے بچتے ہوئے ہر وقت ذکر اللہ، درود و سلام، تسبیح و تہلیل کا ورد جاری رکھیں، اس کے ساتھ ساتھ بزرگان دین کے حج پر جانے کے واقعات، دورانِ سفر اور مُقدّس مقامات پر حاضری کے وقت ان کے معمولات کو پیشِ نظر رکھیں، اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے حج کا ذوق و شوق دوبالا ہو جائے گا، آیئے! سِفرِ حج سے متعلق بُزرگانِ دین کے 3 واقعات سنتے ہیں، چنانچہ

بہترین ہم سفر

ایک شخص نے حضرت سیِدنا حاتمِ اصم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے عرض کی کہ مجھے کوئی ایسا ہم سفر بتایئے جس کی صحبت کی برکتیں لُوٹتے ہوئے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں حاضر ہو سکوں کیونکہ میں نے سفرِ حج کا ارادہ کر رکھا ہے تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اے بھائی! اگر تم ہم نشین چاہتے ہو تو تلاوتِ قرآن کو اپنا ہم نشین بنالو اور اگر ساتھی چاہتے ہو تو ملائکہ (یعنی فرشتوں) کو اپنا ساتھی بنالو اور اگر دوست چاہتے ہو تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے دوستوں کے دلوں کا مالک ہے اور اگر سفر کے لئے توشہ چاہتے ہو تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ پر یقین سب سے بہترین توشہ ہے اور کعبۃ اللہ کو اپنے سامنے تصور کرتے ہوئے خوشی سے اس کا طواف کرو۔ (آنسوؤں کا دریا، ص ۱۷۰)

www.dawateislami.net

شیخ شبلی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا حج

حضرت سیدنا شیخ شبلی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جب وقوفِ عرفات کی سعادت حاصل کی تو بالکل خاموش ہوگئے حتّٰی کہ سُورج غُروب ہوگیا،(دَورانِ سعی)جب مِیلَینِ اَخضَرَین سے آگے بڑھے تو آنکھوں سے آنسو بہنے لگے اور آپ نے یہ اَشعار پڑھے: میں چل رہا ہوں اِس حال میں کہ میں نے اپنے دِل پر تیری محبّت کی مُہر لگا رکھی ہے تا کہ اِس دِل پر تیرے سِوا کسی کا گزر نہ ہو، اے کاش کہ میں اپنی آنکھوں کو بند کرنے کی قدرت پاتا تو اُس وَقت تک کسی کو نہ دیکھتا کہ جب تک تجھے نہ دیکھ لیتا، جب آنسو رُخساروں پر بہنے لگتے ہیں تو ظاہِر ہو جاتا ہے کہ کون واقعی رو رہا ہے اور کس کا رونا بناوَٹی ہے ۔(رَوضُ الرَّیاحین، الحکایۃ التاسعۃ والخمسون، ص ۱۰۰ ملتقطاً)

میں کیوں نہ روؤں؟

منقول ہے کہ حضرت سیدنا ابو جعفر محمد بن علی بن حسین علی بن ابی طالب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حج کے لئے (اپنے گھر سے) نکلے، جب آپ مسجدِ الحرام میں داخِل ہوئے تو بیتُ اللہ شریف کو دیکھ کر رونے لگے حتّٰی کہ آپ کی آواز بلند ہوگئی، آپ سے عَرض کی گئی: بے شک سب لوگوں کی نظریں آپ کی طرف لگی ہوئی ہیں لہٰذا اپنی آواز میں کچھ نرمی پیدا کیجئے، ارشاد فرمایا: میں کیوں نہ روؤں؟ شاید کہ میرے رونے کے سبب اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھ پر نظرِ رحمت فرمادے اور میں بروزِ قیامت اُس کی بارگاہ میں کامیاب ہو جاؤں، پھر آپ نے بیتُ اللہ کا طَواف کیا اور مقامِ ابراہیم پر نماز پڑھی، جب آپ نے سجدے سے سر اُٹھایا تو سجدے کی جگہ آپ کے آنسوؤں سے تَر تھی۔(رَوضُ الرَّیاحین، الحکایۃ الثانیۃ والسبعون، ص ۱۱۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کتاب ”رفیق الحرمین“ کا تعارف

www.dawateislami.net

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے بُزرگانِ دین جب سَفرِ حج پر روانہ ہوتے تھے تو ہر وَقت ذِکْرُ اللہ و تلاوتِ قرآن میں مشغول رہتے اور خوفِ خُدا کے سبب آنسو بہایا کرتے تھے لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ جب بھی حج کی سعادت نصیب ہو تو ایسی حرکتوں سے پرہیز (Avoid) کریں کہ جس سے خود اپنے حج کے ساتھ ساتھ دوسروں کے ذَوق و شَوق میں خلل پیدا ہو۔ حج کے مسائل سیکھنے اور مقاماتِ مقدسہ کا ادب جاننے کے لئے شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی مُرتَّب کردہ کتاب "**رفیق الحرمین**" کا مُطالعہ نہایت مفید ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس کتاب میں حج و عمرہ کرنے کی نیتیں، اِن کا طریقہ، سفر کے 26 مدنی پھول، اِحرام باندھنے کا طریقہ، مختلف دُعائیں، دِلچسپ حِکایات، ضروری احتیاطیں، بارگاہِ رسالت میں حاضری کے مدنی پھول، مکّے مدینے کے مُقدّس مقامات کی مفید مَعلُومات، حج سے مُتَعلِّق اَہم سُوالات و جَوَابات اور دیگر کئی مَدَنی پُھول اپنی خوشبو پھیلا رہے ہیں۔ تمام اسلامی بہنیں اِس کتاب کو مکتبۃُ المدینہ سے ھَدِیّۃً طَلَب فرما کر نہ صرف خُود اِس کا مُطالعہ (Study) کیجئے، بلکہ حسبِ اِستِطاعت زیادہ تعداد میں حاصل فرما کر سفر مکہ و مدینہ کی سعادت پانے والے خُوش نصیبوں میں ثواب کی نِیَّت سے مُفت تقسیم بھی فرمایئے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اس کتاب کو پڑھا بھی جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آوٹ (Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس مکتبۃ المدینہ

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! جس کتاب کے بارے میں ابھی آپ نے سُنا یہ کتاب دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے اس شعبے میں دورِ حاضر کے جدید ذرائع کے استعمال سے کتب و رسائل کی اشاعت کا کام بڑی تیزی کے ساتھ

www.dawateislami.net

جاری ہے۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اس پُر فتن حالات میں بھی بدعقیدگی کے سیلاب کو روکنے کے لئے کئی کوششیں فرمائیں، بالآخر آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مخلصانہ کوششیں رنگ لائیں اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّ 1406ھ بمطابق 1986ء میں تبلیغِ قرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کا شاندار آغاز ہوگیا۔ دعوتِ اسلامی کے اس شعبے (Department) سے ابتدا میں صرف بیانات کی آڈیو کیسٹیں جاری ہوئیں اور پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل وکرم اور رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نظرِ عنایت سے ایسی ترقی نصیب ہوئی کہ مکتبۃ المدینہ سے جہاں سنتوں بھرے بیانات اور مدنی مذاکروں کی لاکھوں لاکھ کیسٹس، وی سی ڈیز (VCDs) اور میموری کارڈز دُنیا بھر میں پہنچ رہی ہیں، وہیں اعلیٰ حضرت اور امیرِ اہلسنت اور دیگر علمائے اہلسنت کی کتابیں بھی شائع ہوکر کثیر تعداد میں عوام و خواص کے ہاتھوں میں پہنچ کر سنتوں کو زندہ کرنے کا سبب بن رہی ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے تمام شعبہ جات کو دن گیارہویں رات بارہویں ترقی عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

8 مدنی کاموں میں سے 1 مدنی کام ہفتہ وار مدنی مذاکرہ:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کا مُشکبار مدنی ماحول اچھی صُحبت فَراہَم کرتا ہے، اس کی برکت سے لاکھوں لوگ گُناہوں بھری زندگی سے تائب ہو کر نیکیوں بھری زِندگی گُزار رہے ہیں۔ آپ بھی دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے اور ذیلی حلقے کے 8 مَدَنی کاموں میں حصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 8 مَدَنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مَدَنی کام ”مَدَنی مذاکرے“ کو اوّل تا آخر دیکھنا بھی ہے۔ مَدَنی مذاکرے کی تو کیا ہی بات ہے کہ اس میں شیخِ طریقت، امیر

www.dawateislami.net

اَہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے کیے گئے مُختلف سُوالات کے دِلچسپ جوابات کی صُورت میں عِلْمِ دِیْن حاصل ہوتا ہے اور عِلْمِ دِین کی فضیلت میں آتا ہے کہ حضرت سَیِّدُنا ابُوذر غفاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: حُضُور پُرنُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اے ابُوذر! (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) تمہارا اس حال میں صُبح کرنا کہ تم نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کتاب سے ایک آیت سیکھی ہو، یہ تمہارے لئے 100 رکعتیں نفل پڑھنے سے بہتر ہے اور تمہارا اس حال میں صُبح کرنا کہ تم نے عِلْم کا ایک باب سیکھا ہو، جس پر عمل کیا گیا ہو یا نہ کیا گیا ہو، تو یہ تمہارے لئے 1000 رکعت نوافل پڑھنے سے بہتر ہے۔

(ابن ماجہ، کتاب السنۃ، ج۱، ص۱۴۲، حدیث۲۱۹)

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! آیئے، ہاتھوں ہاتھ نِیّت کرتے ہیں کہ ہم بھی، ہر ہفتے مَدَنی مُذاکرے دیکھنے کو یقینی بنائیں گے اور دُوسری اسلامی بہنوں کو بھی مدنی مُذاکرہ دیکھنے کی دعوت دیتے رہیں گی، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی خُوب خُوب برکتیں حاصل ہوں گی۔ ان شاء اللہ عزوجل

اسی ماحول نے ادنی کو اعلی کر دیا دیکھو
اندھیرا ہی اندھیرا تھا اجالا کر دیا دیکھو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! حج کی سعادت سے مشرف ہو کر جب واپس تشریف لائیں تو جس طرح دورانِ حج نماز کی پابندی، تلاوتِ قرآن، ذکر واَذکار، درود وسلام، صدقہ وخیرات، تقویٰ و پرہیز گاری اور دیگر کئی نیکیاں کرنے اور گناہوں سے توبہ کرنے کی توفیق ملی اسی طرح وطن پہنچ کر بھی یہ نیک اعمال جاری رکھنے کی بھرپور کوشش کیجئے۔ عموماً بعض حجاجِ کرام گھر لوٹنے کے بعد فرائض و

www.dawateislami.net

واجبات اور سنتوں سے منہ موڑ کر پہلے کی طرح دنیوی معمولات میں مشغول ہو کر نیک اعمال سے غافل ہو جاتے ہیں، یوں محسوس ہوتا ہے کہ جیسے انہوں نے کبھی حج کیا ہی نہ تھا حالانکہ حجِ مقبول کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ **"جس کے بعد حاجی مرتے وقت تک گناہوں سے بچے، حج برباد کرنے والا کوئی عمل نہ کرے۔"** (مرآۃ المناجیح،۴۴۱/۵) ایسا نہ ہو کہ شیطان کسی حاجی صاحب کو اس خوش فہمی میں مبتلا کرنے میں کامیاب ہو جائے کہ چونکہ حج کی برکت سے بخشش تو ہو ہی جاتی ہے لہٰذا اب حسبِ معمول حرام و حلال کی تمیز کئے بغیر خوب مال و دولت کماؤ اور بقیہ زندگی (Life) گناہوں میں گنوا دو۔ اگر کسی کے ذہن میں ایسی سوچ پیدا ہو تو اسے چاہئے کہ فوراً اپنی اصلاح کرلے اور ہرگز اس خوش فہمی میں مبتلا نہ رہے کہ حج کی برکت سے میں پکا جنتی ہو گیا ہوں۔ یاد رکھئے! دنیا کے اندر اب کسی کو یقینی طور پر معلوم نہیں کہ میرا حج مقبول ہوا بھی ہے یا نہیں کیونکہ اس کا حقیقی علم تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کو ہی ہے، بڑے بڑے اولیائے کرام نے کئی کئی حج کئے مگر اس کے باوجود انہوں نے کبھی بھی اپنے آپ کو جنتی خیال نہیں کیا اور نہ ہی حج کے بعد نیکیوں سے غافل ہوئے بلکہ پہلے کے مقابلے میں مزید ان کے عمل میں کئی گنا اضافہ ہوا۔

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! حج کے بعد عبادت کا ذوق و شوق کیسے برقرار رکھا جائے؟ آیئے! اس ضمن میں چند مدنی پھول سنئے اور اپنے دل کے مدنی گلدستے میں سجایئے چنانچہ

پہلا طریقہ

دورانِ حج جس طرح ہم نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے احکام کی ذوق و شوق کے ساتھ بجا آوری کی اسی طرح حج کے بعد عبادت کا ذوق و شوق باقی رکھنے کیلئے حاجی کو چاہئے کہ وہ یہاں بھی احکاماتِ الٰہیہ کو ذوق و شوق سے بجالائے اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنتوں کا پابند رہے، نمازوں اور

دیگر عبادات کی ادائیگی میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت کو پیشِ نظر رکھے، جب یہ ذہن (Mind) بن جائے گا کہ ہمیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت کرنی ہے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ حج ہو یا نماز، روزہ ہو یا زکوۃ ہم ہر معاملے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اطاعت گزار بن جائیں گے۔

دوسرا طریقہ

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں حج کے بعد عبادت کا شوق برقرار رکھنے کیلئے اطاعتِ الٰہی کے ساتھ ساتھ پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے فرامین پر بھی پختہ یقین رکھئے، بالخصوص ان دو فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو ہمیشہ ذہن نشین کرلیجئے۔ **(1)** حاجی اپنے گھر والوں میں سے 400 (مسلمانوں) کی شفاعت کرے گا اور گناہوں سے ایسا نکل جائے گا جیسے اُس دن کہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا۔ (کنزالعمال، کتاب الحج والعمرۃ، الفصل الاول فی فضائل الحج، الجزء:۳/۷،۵، حدیث:۱۱۸۳۷) **(2)** حج کیا کرو کیونکہ حج گناہوں کو اس طرح دھو دیتا ہے جیسے پانی میل کو دھو دیتا ہے۔

(معجم اوسط، من اسمہ القاسم، ۳/۲۱۶، حدیث:۴۹۹۷)

توجب حاجی کو اس بات کا یقین ہو گا کہ حج کی برکت سے میرے سارے گناہ معاف کر دیئے گئے اور میرے نامۂ اعمال سے گناہوں کی سیاہی دُھل چکی ہے تو اب عبادت کی طرف اُس کا شوق اور میلان پیدا ہو گا اور اس کا دل گناہوں سے نفرت کرنے لگے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تیسرا طریقہ

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! حج کے بعد عبادت کا ذوق و شوق باقی رکھنے کیلئے نیک لوگوں کی صحبت اختیار کرنا بھی بے حد مفید ہے کیونکہ حج کے اَیّام آپ نے ایسے لوگوں کے درمیان گزارے ہوں گے

www.dawateislami.net

جو ہر وقت نیکیوں میں مصروف اور لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ کی صدائیں بلند کر رہے تھے، مقامِ ابراہیم اور دیگر مقدس مقامات پر دعاؤں، نوافل اور ذکر و درود میں مصروف تھے، جنہیں دیکھ کر ہمارے اندر بھی عبادت کا شوق اور ان اُمور کو بجالانے کا ذوق بیدار ہوا اور ہم بھی نیکیاں بجالانے میں کامیاب ہوئے۔حج سے واپسی پر بھی اگر ہم ایسے ہی نیک لوگوں کی صحبت اختیار کریں گے تو عبادت کا شوق برقرار رہے گا۔ مگر سوال یہ ہے کہ اچھے ماحول کی پہچان کیسے ہو؟ یاد رکھئے کہ بہترین مُعاشَرے اور ایک اچھے ماحول کی پہچان یہ ہے کہ جس کی بُنیاد خوفِ خُدا، تقویٰ اور نیکی و پرہیز گاری پر قائم ہو، جس میں لوگ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے لئے ایک دوسرے سے مَحَبَّت کرتے اور ایک دوسرے کے حُقُوق کا خیال رکھتے ہوں۔اس ماحول سے تعلُّق رکھنے والے افراد اعلیٰ سیرت وکِردار کے مالک ہوں کہ اگر کوئی ان کی صُحْبَت اختیار کرے تو وہ بھی اُنہی کے رنگ میں رنگ جائے۔ حدیث شریف میں ہمیں اچھے دوست کی پہچان یہ بتائی گئی ہے کہ اچھا ہمنشین وہ ہے کہ اس کے دیکھنے سے تمہیں خدا یاد آئے، اس کی گفتگو (Conversation) سے تمہارے عمل میں زیادتی ہو اور اس کا عمل تمہیں آخرت کی یاد دلائے۔(جامع صغیر، حرف الخاء، ص۲۴۷، حدیث:۴۰۶۳)

لٰہذا بالخصوص حاجیوں اور بالعموم ہم سبھی کو چاہئے کہ ہم اپنی دُنیا و آخرت بہتر بنانے کیلئے دُنیا کے ضَروری کاموں سے فَراغت کے بعد خَلْوَت یعنی تنہائی اختیار کریں یا صِرف ایسی سنجیدہ اور سنّتوں کی پابند اسلامی بہنوں کی صُحبت میں بیٹھیں کہ جن کی باتیں خوفِ خدا و عشقِ مصطفٰے میں اضافے کا باعِث بنیں، جو وقتاً فوقتاً ظاہری بُرائیوں اور باطنی بیماریوں کی نشاندہی کرتی اور ان کا علاج تجویز فرماتی رہیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ نیک بندوں کی خدمت میں حاضِری کی سعادت بسا اوقات باعِثِ مغفِرت ہو جاتی ہے، چُنانچِہ حضرت سیِّدُنا یزید بن ہارون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا محمد بن یزید واسِطی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو خواب میں دیکھ کر پُوچھا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا

مُعامَلہ فرمایا؟ آپ نے ارشاد فرمایا: مجھے بخش دیا گیا۔ میں نے کہا: کس سبب سے؟ فرمایا: ایک مرتبہ جُمُعہ کے دن بعد نمازِ عصر حضرت سیِّدُنا ابُو عَمْرُو بَصری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہمارے پاس تشریف فرما ہوئے ، انہوں نے دُعا کی تو ہم نے اٰمین کہی، پس جب ہم تم سے جدا ہوئے تو ہماری مغفرت کر دی گئی۔(شَرْحُ الصُّدُور ص ۲۸۲)

مجھے بے حساب بخش دے میرے مولیٰ
تجھے واسِطہ نیک بندوں کا یا ربّ

(غیبت کی تباہ کاریاں، ص ۲۵۸)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ موجودہ دَور میں تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول ہمارے لئے ایک عظیم نعمت ہے۔ یہ بات کسی سے ڈھکی چُھپی نہیں ہے کہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی برکت سے راہِ راست سے بھٹکے ہوئے بے شُمار افراد خوفِ خُدا اور عشقِ مُصطفٰے کے پیکر بن گئے۔ دعوتِ اسلامی نے مُعاشرے کی اِصلاح، نوجوانوں کی علمی، عَمَلی اور اَخلاقی تَربِیَت (Tranning) کیلئے جو اِقدامات کئے ہیں وہ روزِ روشن کی طرح واضح ہیں۔ آپ بھی اس مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر عاشقاتِ رسول کی صحبت کی برکتیں حاصل کیجئے اور عمل کا جذبہ بڑھایئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

چوتھا طریقہ

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! نیک اعمال کا جذبہ قائم رکھنے کیلئے روزانہ نیک اعمال کیلئے اپنا ایک ہدف بنا لیجئے کہ مجھے دن بھر میں پنج وقتہ نماز کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ اتنی تعداد میں نفلی عبادات کی بجا آوری کی بھی پوری کوشش کروں گی کہ اس طرح کرنے سے نیک اعمال کی طرف رغبت باقی رہے

گی۔ ہمارے بُزرگانِ دین بھی روزانہ نیک اعمال کرنے کا ایک ہدف بنالیا کرتے اور پھر اس پر عمل کی بھرپور کوشش فرماتے جبکہ ہدف (Target) مکمل کرلینے کے بعد بھی یہ حضرات اپنے آپ کو عبادت وریاضت میں ہی مشغول رکھتے۔ چنانچہ

حضرت سَیِّدُنا عامر بن عبدِ قیس رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه (اپنے زمانے کے) سب سے افضل عبادت گزاروں میں سے تھے۔ آپ نے روزانہ ایک ہزار (1000) رکعت نوافل کی ادائیگی کو اپنے اُوپر لازم کرلیا تھا۔ لہٰذا آپ اِشراق کے وقت سے لے کر عصر کے وقت تک مسلسل نماز میں مشغول رہتے، پھر آپ نماز سے فراغت پاکر اس حال میں گھر تشریف لے جاتے کہ آپ کی پنڈلیاں اور قدم سُوجے ہوئے ہوتے، (اس قدر عبادت کے باوجود آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کی عاجزی کا یہ عالم تھا کہ) اپنے نفس کو مخاطب کرکے کہتے: اے نفس! تُو عبادت کے لئے پیدا کیا ہے یا بُرائی کا حکم دینے کے لئے؟ خدا عَزَّ وَجَلَّ کی قسم! میں تجھے (نیک) اعمال میں اس قدر مصروف رکھوں گا کہ بستر بھی تجھے نصیب نہ ہو گا۔ (عیون الحکایات، الحکایة السادسة والسبعون، ص۹۷)

مِری زِندگی بس تِری بندگی میں

ہی اے کاش گُزرے سدا یا اِلٰہی

(وسائلِ بخشش، ص۱۰۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

زندگی کا بھروسا نہیں!

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! یقیناً زندگی کا کوئی بھروسا نہیں کہ سانسوں کی یہ مالا نہ جانے کب ٹُوٹ کر بکھر جائے، خدانخواستہ ہمیں گُناہوں سے توبہ کا وَقت بھی نہ مل سکے اور ہماری آخرت برباد ہو جائے

www.dawateislami.net

لہٰذا اپنی آخرت بہتر بنانے کیلئے روزانہ کچھ نہ کچھ نیک اعمال کرنے کا ہدف بنالیجئے تاکہ نیک اعمال پر استقامت حاصل ہو سکے۔اس کا آسان طریقہ یہ ہے کہ اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ مدنی انعامات پر عمل اور روزانہ فکرِ مدینہ کرتے ہوئے مدنی انعامات کا رسالہ پُر کیجئے۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّ مدنی انعامات روزانہ نیکیاں کمانے کا وہ عظیم مدنی نسخہ ہے کہ جس کے ذریعے صبح سے لیکر رات سونے تک نیکیاں کرنے کے کثیر مواقع ملتے ہیں، مثلاً 3 آیات مع ترجمہ و تفسیر تلاوت کرنا یا سننا،اشراق وچاشت کے نوافل پڑھنا،پانچوں نمازیں ادا کرنا،نمازِ پنجگانہ کے بعد اور سوتے وقت کم از کم ایک ایک بار آیۃ الکرسی، سورۃ الاخلاص اور تسبیحِ فاطمہ پڑھنا،رات میں سورۃُ الملک پڑھنا یا سننا،مدنی درس(درسِ فیضانِ سُنّت وغیرہ) دینے یا سننے کی سعادت پانا، مدرسۃ المدینہ (بالغات) میں پڑھنا یا پڑھانا۔ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع و مدنی مذاکرے میں شرکت اور مدنی دورہ برائے نیکی کی دعوت کے علاوہ دیگر کئی مدنی انعامات پر عمل کے ذریعے ثواب کا ڈھیروں ڈھیر خزانہ حاصل کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! نیک اعمال کے فوائد پر نظر رکھتے ہوئے اپنے اندر نیکیوں کی حرص پیدا کیجئے کیونکہ یہی حرص ہماری بخشش و نجات کا ذریعہ اور جنَّت کے اعلیٰ درجات میں پہنچانے کا وسیلہ ہے پارہ 4 سورۂ آلِ عمران کی آیت نمبر 133 میں خداوندِ قدوس کا فرمانِ ڈھارس نشان ہے:

وَسَارِعُوْۤا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُۙ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِیْنَۙ(۱۳۳) (پ۴، آل عمران، ۱۳۳)	ترجَمۂ کنز الایمان: اور دوڑو اپنے رب کی بخشش اور ایسی جنت کی طرف جس کی چوڑان میں سب آسمان وزمین آجائیں پرہیز گاروں کے لئے تیار رکھی ہے۔

نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نیک عمل کی ترغیب دلاتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: **اِحْرِصْ**

www.dawateislami.net

عَلٰی مَا یَنْفَعُکَ وَاسْتَعِنْ بِاللّٰہِ وَلَا تَعْجِزْ یعنی اس پر حرص کرو جو تمہیں نفع دے، اللہ سے مدد مانگو اور عاجز نہ آ جاؤ۔ (مسلم، کتاب القدر، باب فی الامر بالقوۃ... الخ، ص۱۰۹۸، حدیث: ۶۷۷۴)

آج کے لوگ!

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! معلوم ہوا کہ ہمیں اپنی بخشش و مغفرت اور جنت کے اعلیٰ درجات پانے کیلئے ایسے کام کرنے چاہئیں جو ہماری آخرت کیلئے مفید ہوں مگر افسوس! صد کروڑ افسوس! دنیا کی مَحَبَّت میں رغبت اور فکرِ آخِرت سے غفلت (Negligence) کے سبب مُسلمانوں کی بھاری اکثریَّت شوقِ عِبادت سے بہت دُور اور گناہوں کی حرِیص ہوتی جارہی ہے۔ آج کا نوجوان قِطار میں لگ کر مہنگے داموں ٹکٹ خرید کر ساری رات گناہوں بھرے میوزکل شوز دیکھنے سننے کو تو تیار ہے مگر نماز ادا کرنے کی غرض سے چند منٹ کے فاصلے پر موجود مسجد کا رُخ کرنے سے کَتراتا ہے، کئی کئی گھنٹے رِیموٹ (Remote) ہاتھ میں پکڑے کیبل پر فلمیں ڈرامے دیکھنے کیلئے وقت مل جاتا ہے مگر علمِ دین سیکھنے کے لئے 100 فیصد اسلامی چینل "مَدَنی چینل" دیکھنے میں نفس وشیطان رُکاوٹ بن جاتے ہیں، روزانہ سینکڑوں سطروں پر مشتمل اخبارات پڑھنے والوں کو کئی کئی مہینے قرآنِ کریم کی چند آیات کی تلاوت کے لیے بھی فُرصت نہیں ملتی، بُرے دوستوں کی صحبت میں بِلاناغہ گھنٹوں اپنا وَقْت برباد کرنے والا ہفتے میں صِرف ایک دن وہ بھی چند منٹ کیلئے مدنی دورہ برائے نیکی کی دعوت میں شرکت کے لئے تیار نہیں، موبائل فون پر نائٹ پیکجز (Night Packages) کے ذریعے کئی کئی گھنٹے ضائع کر دینے والے کو ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں آنے کی دعوت دی جائے تو گھر کا کوئی ضروری کام یاد آ جاتا ہے۔ یاد رکھئے! غفلت اور گناہوں میں مبتلا ہونے کا اَنجام ہلاکت ورُسوائی کے سوا کچھ نہیں، اس سے پہلے کہ پیامِ اَجَل (موت کا پیغام) آن پہنچے اور ہم اپنے عزیز واَقرِبا کو روتا چھوڑ کر اس دُنیا سے کُوچ کر جائیں ہمیں

www.dawateislami.net

چاہیے کہ ہم بقیہ زندگی کو غنیمت جانتے ہوئے ہاتھوں ہاتھ سچی توبہ کریں اور اپنے اندر نیکیوں کی حرص پیدا کریں۔

وہ ہے عیش و عشرت کا کوئی محل بھی ۔۔۔ جہاں تاک میں ہر گھڑی ہو اَجل بھی

بس اب اپنے اس جہل سے تُو نکل بھی ۔۔۔ یہ جینے کا انداز اپنا بدل بھی

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے ۔۔۔ یہ عِبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اخلاص واستقامت کے ساتھ عبادت وتلاوت کی سعادت نصیب فرمائے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! ایک عاشق صادق کو جب مدینۂ شریف کی حاضری کا شرف ملتا ہے تو ہر عاشقِ صادق کی یہ تمنا ہوتی ہے کہ کاش اس کا ٹھکانا ہی مدینۂ طیبہ بن جائے، وہیں زندگی کے باقی ایام گزریں اور حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قدموں میں ہی جینا اور مرنا نصیب ہو جائے، ہمارے اسلاف بھی اس خوش نصیبی کو حاصل کرنے کے لئے مدینۂ منورہ میں قیام پذیر ہو جاتے اور وہیں سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مقدس شہر میں دن رات بسر کرتے انہی خوش نصیبوں میں سیدی قطبِ مدینہ ضیاء الدین احمد مدنی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی ہیں، آیئے! آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سیرتِ مبارکہ کی مختصراً چند جھلکیاں سنتے ہیں چنانچہ

سیدی قطبِ مدینہ کا مختصر تعارف

حضور سیدی قطبِ مدینہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا نام **ضیاءُ الدین احمد** ہے، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے تھے کہ میرا پیدائشی نام "**احمد مختار**" ہے میرے دادا حضرت شیخ قُطبُ الدین قادری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بعد میں میرا نام "**ضِیاءُ الدِّین**" رکھ دیا تھا، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بروز پیر ربیعُ الاوّل 1294ھ میں بمقام قصبہ کلاس والا، ضلع سیالکوٹ (دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں سیالکوٹ کو ضیاء الدین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی

www.dawateislami.net

عَلَیْہ کی نسبت سے ضیا کوٹ کہتے ہیں) میں پیدا ہوئے۔(سیدی ضیاء الدین احمد القادری ،۱۶۴/ ملخصاً بتقدم وتاخر)

ابتدائی تعلیم!

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ابتدائی تعلیم اپنے دادا جان سے حاصِل کی، پھر ضِیاء کوٹ (سیالکوٹ) کے مشہور عالِم وعارِف حضرت علّامہ مَولانا محمد حُسَین نقشبندی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پڑھا،اس کے بعد مرکزُالاَولیاء(لاہور) گئے اوروہاں کے بڑے بڑے علمائے کرام سے تعلیم حاصل کرنے کے بعد مشہور محدث اور عالِم دین حضرت علامہ وصی احمد محدث سُورتی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے حلقۂ درس میں شامل ہوگئے اور تقریباً چار(4) سال تک اُن سے تعلیم حاصِل کرنے کا سلسلہ جاری رہا۔(سیدی ضیاء الدین احمد القادری،۱/ ۱۶۷ملخصاً)

حصولِ علمِ دِین کاشوق!

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! غور کیجئے!سیدی قطبِ مدینہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ عِلْمِ دِین کے کیسے شیدائی تھے کہ اپنے علاقے میں عِلْمِ دِین حاصِل کرنے کے ساتھ ساتھ مرکزالاولیاء(لاہور) ،ہنداور بغداد شریف تک کا سفر کیا، پھر جب مدینہ شریف حاضِر ہوئے وہاں بھی مَوقع سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے طلبِ عِلْمِ دِین میں مشغول ہوگئے اوراپنے وَقْت کے کئی مشہور علماء سے عِلْمِ دِین کے جام بھر بھر کے پیئے۔ یقیناًیہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کرم اوراس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عَطااور عِلْمِ دِین کافیضان ہی تھا کہ ضیاء کوٹ(سیالکوٹ) کے ایک غیر معروف قصبے میں پیدا ہونے کے باوجود آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جہاں بھر میں قطبِ مدینہ کی حیثیت سے مشہورومعروف ہوگئے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو قطبِ مدینہ کالقب کیسے حاصل ہوا، آیئے سنتے ہیں۔ چنانچہ

قطبِ مدینہ کالقب

www.dawateislami.net

1949ء میں اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کے پوتے حضرت علّامہ مَولانا ابراہیم رضاخان جِیلانی میاں رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کی مدینۂ منورہ حاضری ہوئی، واپسی پر بریلی شریف میں اپنے گھر میں یہ واقعہ سنایا کہ میں حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دیارِ پاک مدینۂ مُنوَّرہ میں حاضِر تھاایک دن حضرت مَولاناضِیاءُالدین صاحِب قادِری رَضوی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کے درِدَولت پر حاضری دی،اس کے بعد حُضُور سرکارِ دوعالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُواجہ شریف میں حاضر ہوا اور دعا کی کہ حُضُور! آپ کے کرم سے مدینۂ طیّبہ کے قُطب سے مُلاقات ہو جائے؟ پھر جیلانی میاں رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد میں اپنی قِیام گاہ واپس آیاتو دیکھا کہ حضرت مولانا ضیاءُ الدین رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ صاحب تشریف لے آئے کیونکہ حضرت بہت کم گھر سے نکلتے ہیں اس لیے میں نے ایک دم دیکھ کر تعجب کیا اور عرض کی، حضرت! ابھی تو آپ سے مُلاقات ہوئی تھی، پھر ایک دَم کیسے تشریف آوری ہوئی؟ فرمایا: میرے دل میں اچانک خیال پیدا ہوا کہ آپ سے ملاقات کروں کیونکہ آپ نے طلب فرمایا ہے، اور پھر خاموش ہوگئے، حُضُور جیلانی مِیاں رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے ہیں کہ اِدھر میں نے دربارِ مُصطفےٰ میں عرض کیا اور ادھر سیدی قُطبِ مدینۂ منورہ سے ملاقات ہوگئی، (جس سے مَعْلُوم ہوا کہ) حضرت مَولانا ضِیاءُالدین صاحب رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ مدینۂ پاک کے قُطب ہیں، مزید فرماتے ہیں کہ جن کے خلیفہ کی یہ شان ہو کہ مدینۂ پاک میں قطب ہوں، ان کے پِیرومُرشِد، سیدی اعلیٰ حضرت، عَظیمُ البرکت کا سرکارِ دوعالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (کی بارگاہِ اقدس) میں قُرب کا کیا مقام و حال ہو گا۔ (سیّدی ضیاء الدین احمد القادری، ۴۶۹/ ۱ ملخصًا)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

وِصالِ پُرملال اور تدفین:

آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ اپنی شفقتیں اور محبّتیں ہمیشہ لُٹاتے رہے یہاں تک کہ 4 ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرام

www.dawateislami.net

1401 سنہ ھ بمطابق 81-10-2 بروز جمعہ مسجدِ نبوی شریف کے مؤذن نے "اللہ اکبر اللہ اکبر" کہا اور سیدی قطبِ مدینہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیہ نے کلمہ شریف پڑھا اور آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیہ کی رُوح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی، بعدِ غُسل شریف کفن بچھا کر سرِ اقدس کے نیچے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حجرۂ مَقصُورہ شریف کی خاک مُبارک رکھی گئی، سرکارِ دوعالم، نورِ مجسّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قبرِ انور کا غسالہ شریف اور مُختلِف تبرکات ڈالے گئے، پھر کفن شریف باندھا گیا۔ بعدِ نمازِ عصر دُرُود و سلام اور قصیدۂ بُردہ شریف کی گُونج میں جنازۂ مُبارکہ اُٹھایا گیا۔

عاشق کا جنازہ ہے ذرا دُھوم سے نکلے
مَحبُوب کی گلیوں میں ذرا گُھوم کے نکلے

بالآخر بے شُمار سوگواران کی مَوجُودگی میں سیدی قطبِ مدینہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیہ کو ان کی آرزو (wish) کے مُطابِق جنّت البقیع کے اس حصے میں جگہ نصیب ہوئی، جہاں اہلبیتِ اطہار عَلَیہِمُ الرِّضوَان آرام فرما ہیں، وہاں سَیِّدَۃُ النِّسا فَاطِمَۃُ الزَّہرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنہَا کے مزار پر انوار سے صرف دو (2) گز کے فاصلے پر سپردِ خاک کیا گیا۔ (سیّدی قطبِ مدینہ، ص۷ ملخصًا) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

عطا کر دو عطا کر دو بقیعِ پاک میں مدفن
مِری بن جائے تُربت یا شہِ کوثر مدینے میں

(وسائل بخشش مرمم، ص۲۸۳)

شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مَولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے پیر و مرشد سے اِنتہائی محبت و عقیدت کا اِظہار کرتے ہوئے اپنے مجموعۂ کلام "وسائلِ بخشش" میں لکھتے ہیں:

جامِ عشقِ نبی پلا کے مجھے مست و بے خود بنا ضِیاءُ الدّین

www.dawateislami.net

میرے دشمن ہیں خون کے پیاسے مجھ کو ان سے بچا ضِیاءُ الدّین
موت آئے مجھے مدینے میں کردو حق سے دعا ضِیاءُ الدّین
حشر میں دیکھ کر پکاروں گا مرحبا مرحبا ضِیاءُ الدّین
مجھ کو دیدو بقیعِ غَرقَد میں اپنے قدموں میں جا ضِیاءُ الدّین
مصطفٰے کا پڑوس جنّت میں مجھ کو حق سے دلا ضِیاءُ الدّین
بے عمل ہی سہی مگر عطارؔ کس کا ہے؟ آپکا ضِیاءُ الدّین

(وسائلِ بخشش، مُرَمَّم، ص ۵۶۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خلاصہ

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! آج کے بیان میں ہم نے حج و عمرہ کے فضائل سنے۔ مثلا

- ❖ حج کرنے والے اپنے گھر والوں میں سے 400 کی شفاعت کرے گا۔
- ❖ حج کرنے والوں کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔
- ❖ حج کرنے والوں کو رب عَزَّ وَجَلَّ اوراسکے پیارے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رضا نصیب ہوتی ہے۔
- ❖ حج کرنے والا اگر راستے میں مرجائے اس کے لئے قیامت تک حج کا ثواب لکھا جاتا ہے۔
- ❖ اللہ عَزَّ وَجَلَّ ہمیں نیک اعمال پر کمر بستہ رہنے اور بزرگانِ دِین کی سیرت مبارکہ پر عمل کرنے اور دعوت اسلامی کے مدنی ماحول کے ساتھ وابستہ رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنوں! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتی ہوں۔ مُصْطَفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

کاش !نیکی کی دعوت میں دوں جا بجا سنتیں عام کرتا رہوں جا بجا

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۵۰۲)

ہاتھ ملانے کی سنتیں اور آداب

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **101 مدنی پھول** سے ہاتھ ملانے کی چند سنّتیں و آداب سنتے ہیں: پہلے دو فرامین مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ ہوں: ❀ جب دو مسلمان ملاقات کرتے ہوئے مُصافحہ کرتے ہیں اور ایک دوسرے سے خیریت دریافت کرتے ہیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کے درمیان سو رحمتیں نازل فرماتا ہے جن میں سے ننانوے رحمتیں زیادہ پرتپاک طریقے سے ملنے والے اور اچھے طریقے سے اپنے بھائی سے خیریت دریافت کرنے والے کے لئے ہوتی ہیں۔[2] ❀ جب دو دوست آپس میں ملتے ہیں اور مُصافَحہ کرتے ہیں اور نبی (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر دُرُودِ پاک پڑھتے ہیں تو ان دونوں کے جدا ہونے سے پہلے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔[3]

❀ دو مسلمانوں کا بوقتِ ملاقات سلام کر کے دونوں ہاتھوں سے مُصافَحہ کرنا یعنی دونوں ہاتھ ملانا سنّت ہے۔ ❀ رخصت ہوتے وَقت بھی سلام کیجئے اور ہاتھ بھی ملا سکتے ہیں۔ ❀ ہاتھ ملاتے وقت درود

1...مشکاۃ الصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵

2...معجم اوسط، ۵/۳۸۰، رقم: ۷۶۷۲

3...شعب الایمان، ۶/۴۷۱، حدیث: ۸۹۴۴

www.dawateislami.net

شریف پڑھ کر ہو سکے تو یہ دُعا بھی پڑھ لیجئے:یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَ لَکُم(یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری اور تمہاری مغفِرت فرمائے۔) ❀ دو مسلمان ہاتھ ملانے کے دَوران جو دُعا مانگیں گے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ قبول ہو گی ہاتھ جدا ہونے سے پہلے پہلے دونوں کی مغفرت ہو جائے گی۔[1] اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ❀ آپس میں ہاتھ ملانے سے دُشمنی دُور ہوتی ہے۔ ❀ جتنی بار ملاقات ہو ہر بار ہاتھ ملا سکتے ہیں۔ ❀ دونوں طرف سے ایک ایک ہاتھ ملانا سنّت نہیں مصافحہ دو ہاتھ سے کرنا سنّت ہے۔ ❀ بعض لوگ صِرف اُنگلیاں ہی آپس میں ٹکرا دیتے ہیں یہ بھی سنت نہیں ❀ ہاتھ ملانے کے بعد خود اپنا ہی ہاتھ چوم لینا مکروہ ہے۔ ❀ ہاتھ ملانے کے بعد اپنی ہتھیلی چوم لینے والے اسلامی بھائی اپنی عادت نکالیں۔[2] ❀ مُصافَحہ کرتے (یعنی ہاتھ ملاتے) وقت سنّت یہ ہے کہ ہاتھ میں رومال وغیرہ حائل نہ ہو، دونوں ہتھیلیاں خالی ہوں اور ہتھیلی سے ہتھیلی ملنی چاہئے۔[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب "**بہارِ شریعت**" حِصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صفحات پر مشتمل کتاب "**سُنّتیں اور آداب**" ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور اس کا مطالعَہ فرمائیے۔

1...مسنداحمد، ۲۸۶/۴، حدیث: ۱۲۴۵۴

2...دُرِّمُختار، ۹۸/۲

3...بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ۴۷۱/۳

www.dawateislami.net